۲۴۷/۱۷ — وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے دریافت کیا کہ صاحبان علم کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر معلوم کیا کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے نکالتی ہے تو جناب کعب نے کہا لالچ (دارمی)

۲۴۸/۱۸ — وَعَنِ الْاَحْوَصِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں معلوم کیا تو سرکار نے فرمایا مجھ سے شر کے بارے میں نہیں بلکہ خیر کے بارے میں معلوم کرو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے اس کے بعد فرمایا بروں میں سب سے برے بھی علماء ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر بھی علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

۲۴۹/۱۹ — وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عالم سب سے بُرا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا
(دارمی)

۲۵۰/۲۰ — وَعَنْ زِيَادِ ابْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت زیاد بن حدیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز منہدم کرتی ہے راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عالم کی لغزش اور منافق کا کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا (دارمی)

۲۵۱/۲۱ — وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں قلبی اور لسانی علم نافع کا تعلق تو قلب سے ہے اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت ہے۔ (دارمی)

۲۵۲/۲۲ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کا علم حاصل کیا ہے ان میں سے ایک تو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لیکن اگر دوسرا بھی پیش کر دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔ یعنی کھانا کھانے کی رگیں۔ (بخاری)

۲۵۳/۲۳ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو علم رکھتا ہے تو وہ کچھ کہے اور جو شخص علم نہ رکھنے کے بعد یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے تو یہ بات بھی علم ہی کی وجہ سے ہے اور اسکو صاف طور پر یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک سے فرمایا۔ تم فرما دو میں اس پر تم سے اجر نہیں چاہتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں (متفق علیہ)

۲۵۴/۲۴ — وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ علم دین ہے پس دیکھو